26964 ـ دوسروں كى جاسوسى كرنے كى حرمت

سوال

ميں ايك كمپنى ميں ملازم ہوں، مينجر نے مجھ سے مطالبہ كيا ہے كہ ميں اس كى شخصيت كے متعلق ملازموں كى باتيں بتايا كروں، باوجود اس كے ملازم اس كے بارہ ميں كچھ باتيں ايسى بھى كرتے ہيں جو صحيح ہيں، تو كيا اس جاسوسى كے عوض ميں مجھے ملنے والا الاؤنس حلال ہے يا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

آپ كے ليے يہ حرام كام كرنا جائز نہيں، كيونكہ يہ چغل خورى اور جاسوسى ميں شامل ہوتا ہے، اور اس كى بنا پر ملنے والا رقم بھى حرام ہے.

آپ كے علم ميں ہونا چاہيے كہ چغلى اور غيبت كبيرہ گناہوں ميں سے ہے، اور چغلى و غيبت يہ ہے كہ لوگوں كى باتوں كو ايك دوسرے كى طرف ان ميں فساد اور گڑبڑ پيدا كرنے كے ليے نقل كى جائے، غيبت اور چغلى كى معروف تعريف يہى ہے.

ابن حجر الھيتمى رحمہ اللہ تعالى نے يہ تعريف اپنى كتاب " الزواجر عن اقتراف الكبائر " ميں نقل كرنے كے بعد كہا ہے كہ:

(اور احياء ميں كہا ہے كہ: يہ اس كے ساتھ ہى مختص نہيں، بلكہ ہر وہ چيز جس كا انكشاف اور ظاہر كيا جانا ناپسند سمجھا جائے، چاہے اسے جس كى طرف نقل كيا جائے وہ ناپسند كرے يا پھر جس كى جانب سے وہ بات نقل كى جارہى ہے وہ ناپسند كرے، يا كوئى تيسرا شخص، اور چاہے اسے بات كے ذريعہ ظاہر كيا جائے يا لكھ كر يا اشارہ كنايہ سے، اور چاہے منقول كوئى فعل ہو يا قول، يا عيب يا جس كى جانب سے نقل كيا جا رہا ہے اس كا نقص يا كوئى اور چيز يہ سب برابر ہے.

تو اس طرح چغلى اور غيبت كى حقيقت يہ ہوئى كہ راز افشا كرنا، اور چھپى ہوئى چيز كو ظاہر كرنا جس كا اظہار ناپسند ہو، تو اس طرح لوگوں كے جو حالات بھى ديكھے گئے ہوں اور ان كا مشاہدہ كيا گيا ہو انہيں آگے بيان كرنے

سے خاموشی اختیار کرنا، لیکن صرف اسے بیان کیا جائے جس میں کسی مسلمان کو نفع ہو یا اس سے کوئی ضرر اور نقصان دور کرنے کے لیے بیان کیا جاسکتا ہے.

مثلا: اگر کوئی کسی شخص کو کسی کا مال لے جاتے ہوئے دیکھے، تو اسے اس کی گواہی دینا ہو گی، بخلاف اس کے کہ اگر کوئی شخص اپنا مال چھپا رہا ہے تو اس نے اسے بیان کر دیا تو یہ چغلی اور غیبت اور راز افشا کرنے میں شامل ہو گا.

لھذا اگر جو کسی شخص کے بارہ میں بیان کیا جا رہا ہے وہ اس میں عیب ہو یا نقص ہو تو یہ غیبت اور چغلی میں شامل ہو گا، انتھی) .

دیکھیں: ا لزواجر: کبیرہ گناہ نمبر (252)

اور حافظ منذری رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا گیا ہے کہ:

(چغلی اور غیبت کی حرمت، اور یہ کہ چغلی اور غیبت اللہ تعالی کے ہاں عظیم اور کبیرہ گناہوں میں سے ہونے پر امت کا اجماع ہے).

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کا اپنے ملازم ساتھیوں کی باتیں مینجر کو بتانا راز کا افشاء اور فساد و فتنہ کی کوشش ہے، اور اس کام میں پڑنا کبیرہ اور عظیم گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ کام حرام کردہ جاسوسی میں شامل ہے.

کتاب و سنت میں بہت سی نصوص اور دلیلیں آئی ہیں جن میں غیبت اور چغلی، اور جاسوسی، اور لوگوں کی عیب جوئی اور نقص تلاش کرنے کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے، اور یہ دلائل اور نصوص مسلمان شخص کو ان حرام کام کے ارتکاب سے روکتے اور منع کرتے ہیں.

ذیل میں ہم چند دلائل ذکر کرتے ہیں:

1 ـ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا"

اور ايک روايت ميں قتات كے لفظ ہيں.

صحيح بخارى حديث نمبر (6056) صحيح مسلم حديث نمبر (105).

قتات نمام كو ہى كہتے ہيں: اور كہا گيا ہے كہ: نمام وہ شخص ہے جو چند باتيں كرنے والے لوگوں كے ساتھ ہو اور ان كے ساتھ غيبت كرے، اور قتات اس شخص كو كہتے ہيں جو ان كى باتيں چورى چھپے سنے اور انہيں علم تك نہ ہو پھر بعد ميں چغلى كرتا پھرے.

2 ـ صحيحين ميں ابن عباس رضى اللہ عليہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ: ايك دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم مدينہ كے كسى باغ سے نكلے تو دو انسانوں كى آواز سنى جنہيں ان كى قبروں ميں عذاب ہو رہا تھا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" انہيں عذاب تو ہو رہا ہے ليكن يہ عذاب كوئى بہت بڑى چيز ميں نہيں حالانكہ يہ بڑى بھى ہے، ان ميں ايك تو پيشاب (كے چھينٹوں) سے اجتناب نہيں كرتا تھا، اور دوسرا چغلى كرتا تھا"

صحيح بخارى حديث نمبر (216) صحيح مسلم حديث نمبر (292).

3 ـ اور صحيحين ميں ہى ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم گمان سے بچا كرو، كيونكہ گمان جھوٹى ترين بات ہے، اور تم جاسوسى نہ كرو، اور كسى كے عيب نہ ٹٹولا كرو، اور آپس ميں ايك دوسرے سے حسد مت كرو، اور ايك دوسرے سے قطع تعلقى مت كرو، اور آپس ميں بغض مت ركھو، بلكہ اللہ كے بندے اور آپس ميں بھائى بھائى بن كر رہو"

صحيح بخاري حديث نمبر (5144) صحيح مسلم حديث نمبر (2563)

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(بعض علماء كا كہنا ہے كہ: التحسس: حاء كے ساتھ: كسى قوم كى بات چيت سننے كو كہتے ہيں، اور جيم كے ساتھ التجسس: لوگوں كے عيوب تلاش كرنے كو كہتے ہيں.

اور يہ بھى كہا گيا ہے كہ: باطنى امور تلاش كرنا، اور اكثر طور پر يہ شر ميں كہا جاتا ہے، اور جاسوس پوشيد شر والا

ہے، اور ناموس پوشیدہ بھلائی والا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: جیم کے ساتھ: التجسس: کسی دوسرے کے لیے عیب تلاش کرنے، اور حاء کے ساتھ لوگوں کے عیوب اپنے لیے تلاش کرنے. یہ ثعلب کا کہنا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یہ دونوں ایك ہی معنی میں ہیں، وہ یہ کہ غائب اور پوشید حالات اور خبریں تلاش کرنے کو کہتے ہیں). انتھی

4 ـ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے کوئی ایسی خواب بیان کی جو اس نے دیکھی بھی نہ ہو اسے دو جو کے مابین گرہ لگانے کا مکلف کیا جائے گا، اور وہ ہر گز ایسا نہیں کر سکے گا، اور جس نے کسی قوم کی بات چیت سنی اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو روز قیامت اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سکہ ڈالا جائے گا، اور جس نے تصاویر بنائیں اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس میں روح ڈالنے کا مکلف کیا جائے گا لیکن وہ اس میں نہیں پھونك سکے گا"

صحیح بخاریحدیث نمبر (7042)

الانك پگھلے ہوئے سکے کو کہتے ہیں.

واللہ اعلم .